Registered. L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے | ۶ اگست ۱۹۰۹ء | جلد ۳۷

مفید کتابیں مسیحی کارندوں کے واسطے

خاندانی فرائض

یہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲۰ قیمت ۴ مع محصول ڈاک ۵ ہر صاحب خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے تحفہ ہے ❖

سمپر دائے

اہل ہند کے مختلف ریت رسوم کی تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۲۰۰ قیمت ۲ مع محصول ڈاک ۲ ❖

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کے لئے یہ کتاب ایک سونے کی کان ہے ڈاکٹر ہارٹسن نے تمام مسیحیوں کو اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو اور رومن حروف میں قیمت اردو ۴ اور ۸ اور ۱۲ محصول فی جلد زیادہ ❖

گنجینہ اسلام رومن اردو فی جلد مع محصول ۱

موازنہ مذاہب اردو ″ ″

ستیارتھ پرکاش درپن اردو ″ ″

شبد و غزلیں

اُردو حروف۔ فی جلد ۔۔ ۹ پائی

ہندی میں ″ ″ ″ ۶ ″

گورمکھی میں ″ ″ ″ ۶ ″

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی

شادی کی بابت

ازالۃ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟

بائبل اور سائنس

اصلاح حفظان صحت

افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات دلکش

نور العظیم باتصویر اردو حروف قیمت ۔ ۲

رام پال سنگھ۔ اُردو ۴ رومن ۔۔۔ ۸

ہیرے کی سرگذشت قیمت ۲ اور ۴

عزت بے مثال ۔ ۔ ۵ ۔ ۸

دولت لازوال ۔ ۔ ۵ ۔ ۸

حالات جاپان باتصویر ۔۔۔۔ ۸

چندر لیلا اُردو ۲ اور ۴ گورمکھی ۔۔۔ ۱

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سی-ایل-ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

- ذنوب محمدیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ پائی
- اے آدم تو کہاں ہے ۔ ۔ ۔ ,,
- ایک مجرم سپاہی ۔ ۔ ۔ ,,
- مسیحی دین کی صداقت ۔ ۔ ۔ ,,
- بندرگاہ میں داخل ہونا ۔ ۔ ۔ ,,
- معجزہ ۔ ۔ ۔ ,,
- تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو ۔ ۔ ۔ ,,
- اے اے سب لوگو ۔ ۔ ۔ ,,
- سچی اور جھوٹی خیرات ۔ ۔ ۔ ,,
- صفائی کی ضرورت ۔ ۔ ۔ ,,
- تاریخ پلیگ ۔ ۔ ۔ ,,
- ہدایت المسترین ۔ ۔ ۔ ,,

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت ہمیشال	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلایو ہند میں	تاریخ یونان	راہنس کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	فور العظیم

یہہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

- خاندانی فرائض ۔ ۔ ۔ ۴ر
- اصلاح تمدن ۔ ۔ ۔ ۵ر
- اصلاح اخلاق ۔ ۔ ۔ ۴ر
- اصلاح زراعت ۔ ۔ ۔ ار۶ پائی
- اصلاح حفظان صحت ۔ ۔ ۔ ار
- صنعت و دستکاری کی ترقی ۔ ۔ ۔ ۲ر
- افلاس ہند کا علاج ۔ ۔ ۔ ار
- الکفارہ ۔ ۔ ۔ ۶ پائی
- ویدک تصنیفات ۔ ۔ ۔ ار۶ پائی
- اسلام میں مسیح ۔ ۔ ۔ ار۶ پائی
- آواگون یا ابدی زندگی ۔ ۔ ۔ ۲ر
- سیر ہند با تصویر ۔ ۔ ۔ عہ
- شریف بیبیاں ۔ ۔ ۔ سہ اور ۲ر

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبر گیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عہ

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۶ - اگست ۱۹۰۹ء

ڈاکٹر جڈسن کا تکیہ

جبکہ ڈاکٹر جڈسن جو ایک بڑے مشہور امریکن مشنری تھے مقام آوہ میں قید کئے گئے۔ اور وہ وہاں پر قیدخانہ میں رہے جب تک وہ شہر زلزلے سے تباہ کیا گیا۔ صاحب موصوف کی میم صاحبہ نے ان کے لئے ایک بڑا موٹا روئی کا بھرا ہوا تکیہ بنا کے بھیجا جس کے اوپر چٹائی مڑھی ہوئی تھی جس کے لئے صاحب کو رات کے وقت استعمال کرنے کی اجازت ملی تھی۔

لیکن یہ بات کہ اُس تکیہ میں کیا کچھ چھپا ہوا تھا کسی کو معلوم نہ تھی۔ اس میں ڈاکٹر صاحب کا نئے عہدنامہ کا برمی زبان میں ترجمہ تھا۔ اور یہ کام کئی سالوں کا تھا اور اب شایع ہونے کے لئے تیار ہو گیا تھا اگر یہ کسی کو معلوم ہو جاتا تو وہ فوراً جلا دیا جاتا۔

افسوس کہ ۷ ماہ کے عرصے کے بعد ڈاکٹر صاحب اندر کے جیل خانے میں جو ایک خوفناک زندان تھا ڈالے گئے اور یہ خیال کر کے کہ یہ تکیہ ایک ردی چیز ہے اُس کے کمرے میں پھینکا گیا۔

کچھ عرصے کے بعد ڈاکٹر صاحب اونگ پین لا میں بھیجے گئے۔ لیکن وہاں جاتے وقت وہ تکیہ ان کو لے جانے کی اجازت نہ ملی اور تکیہ آوہ کے داروغہ کے پاس رہا جس نے چٹائی اوپر سے اُتار دی اور روئی ایک آدمی کو دے دی۔ یہ آدمی جس کا نام مونگ انگ تھا۔ اسی کو ڈاکٹر صاحب نے ہدایت کی تھی۔ کہ تکیہ لینے کی کوشش کرنا۔ اور اس نے منت کی تھی کہ اس کے استاد کی یادگاری کے لئے اس کو وہ چیز دی جاوے اور وہ اس تکیہ کو لے گیا تھا۔

اور جب آخرکار یہ دلیر مشنری صاحب رہائی پا چکے تو وہ اس تکیہ کی تلاش کرنے لگے جس کا پتہ لگا کہ وہ مانگ انگ کے پاس ہے۔ لیکن مانگ انگ کو یہ خیال و خواب بھی نہ تھا کہ اس میں ایک نایاب چیز ہے۔ خوشی سے اس نے وہ تکیہ ڈاکٹر صاحب کو دے دیا۔ اور آج تک وہی ترجمہ برمی زبان میں مروج ہے۔

یہ عجیب واقعہ ان بے شمار واقعات میں سے صرف ایک مثال ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا اپنے پاک کلام کو کس طرح سے محفوظ رکھتا ہے شکر ہو کہ خدا کے کلام کو کوئی برباد نہیں کر سکتا اور خدا کا کلام ایمان داروں کی ہدایت اور تعلیم کے لئے زمانہ در زمانہ چلا آتا ہے۔ حالانکہ مخالفان مذہب اپنا تمام زور لگاتے ہیں کہ کسی طرح سے اس کو نیست کریں پر خدا اسکا محافظ ہے۔

آئی۔ ایس۔ ایس۔ جے

اظہر من الشمس ہو کہ بائیبل نے تمام ملکوں کو فائدہ کثیر پہونچایا ہے کوئی بھی ملک دنیا کے تختے پر ایسا نہیں ہے کہ جہاں بائیبل پہونچی ہو اور اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچا ہو۔ ولایت کا اخبار ہیرلڈ اور پریسبٹیر بائیبل کے فوائد کی نسبت ذیل کی دلچسپ باتیں لکھتا ہے۔

اس احسان کی عظمت کا اندازہ جو بائیبل نے دنیا پر کیا ہے۔ کوئی آدمی لگا نہیں سکتا۔ شائستگی حلیت اور اخلاقی روشنی ہمیشہ بائیبل کی تعلیم کا نتیجہ ہوا ہے اور اس کے ذریعہ سے بیداری کا سبب ہوا ہے مسیحی مذہب کے اثر میں آ کر قوموں نے مدرس قائم کئے ہیں اور بہت قسم کے عمدہ کام دکار خانے اور فائدہ مند رفاہ عام جاری کئے ہیں۔ بائیبل نے بت پرستوں کے ملکوں کو غلامی سے آزاد کر کے آزادگی اور فارغ البالی کا ملک بنایا ہے۔ وہ جہاں کی حکومتیں بھی صورت بدلکر بہترین گئی ہیں۔ ظلم اور تشدد جاتا رہا ہے اور صلاح اور امن قائم ہو گیا ہے۔ کیلس سے رابرٹ انگرسال تک جو بڑے دہریئے تھے وہ بھی اس کتاب سے فیضیاب ہوئے۔ اگرچہ اس کو برباد کرنا چاہتے تھے۔ القصہ دنیا میں ہر ایک نیکی خواہ دنیاوی ہو خواہ اخلاقی ہو۔ دینی ہو یا دنیاوی ہو بائیبل اس کا ماخذ ہے جس کے وسیلے سے خدا کی قدرت اور عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ جس کی طرف سے بائیبل خاص برکتوں کا سبب ہونے کے لئے دی گئی ہے۔

پس ضرور ہے کہ ان حقیقتوں کا خیال کر کے دنیا اُن احسانات کا جو بائیبل سے اس کو ملے ہیں اقرار کرے چاہئے کہ ہر ایک دہریہ بھی اسباب کا اقرار کرے کہ جو کچھ روحانی اور جسمانی برکت اس کو حاصل ہو وہ بائیبل کے وسیلے سے ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت اس دنیا کی نہیں ہے۔ لیکن ہر قوم کی اخلاقی ترقی اور دنیاوی اصلاح کا موجب مسیحی مذہب ہے۔" مخالفان بائیبل اس مندرجہ بالا بیان پر ذرہ غور کریں کیونکہ یہ ایک ایسے ملک کا بیان ہے جہاں تمام علم و ہنر کی کان ہے جہاں کے تمام لوگ ذہنی اور عقلی جواہرات سے خاص طور سے سرفراز ہیں۔ اور ہر پہلو میں گوئے سبقت لیگئے ہیں۔ جس کی خاص وجہ کلام مقدس بائیبل کا قبول کر لینا ہے۔ کیا ہمارا ملک ان باتوں کا قایل نہ ہوگا؟ وہ کب تک اپنے پرانے اور بوسیدہ وہم کو تھامے بیٹھا رہیگا۔ اور بائیبل کی پاک تعلیم کا شنوا نہ ہوگا؟ کاشکہ اسکی بہتری کے دن جلد آویں

ہمعصر بمبئی گارڈین مطبوعہ ۱۲ جون ۱۹۰۹ء میں ذیل کی عبارت کا نوٹ درج ہے جس سے ایک

مشنری صاحب کی عمدہ خدمات کی بڑی گواہی ملتی ہے۔ ایک آدمی تھا کہ جس نے بمبئی کو تہ و بالا تو نہیں کر دیا پر اپنی تعلیم سے اُس کو بھر دیا۔ اس آدمی کا نام ولیم ٹیلر تھا جس نے ۱۸۷۲ء اور ۱۸۷۳ء میں بڑے زور شور سے بمبئی میں خدمت کی۔ اس کا طریقہ واعظ بڑا عجیب تھا نہ تو وہ کوئی اشتہار دیا کرتا تھا اور نہ کوئی نوٹس جاری کرتا تھا۔ اور نہ کچھ بڑی جگہ میں مجلس کی فراہمی کا بندوبست کرتا تھا۔ اور نہ وہ کسی سے کچھ نقد مانگتا تھا۔ اور نہ اُس کو پلپٹ کی واعظوں کا عمدہ ڈھنگ آتا تھا۔ اور نہ اُسکی تقریر میں کسی قسم کی فصاحت تھی۔ لیکن وہ بڑی سادگی سنجیدگی اور فروتنی سے کلام سنایا کرتا تھا۔ اخبارات جو شہر بمبئی سے نکلتے تھے اس پر ٹھٹھا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایسے اخبارات کا شیوہ ہے اور مخالفت کا دم بھرتے ہیں۔ مگر تمام شہر میں اُس کے وعظ کی شہرت ہو گئی۔ اور لوگ کہتے تھے کہ وہ ہر جگہ وعظ کرتا پھرتا ہے پولس کے کمشنر صاحب نے اپنے ایک انسپکٹر کی زبانی سنا کہ وہ ان کے وسیلے سے گناہ سے بچایا گیا۔ اگرچہ وہ دیسی گرجوں میں جا کر کلام سنایا کرتا تھا۔ کرشنا چوکی۔ اور قریب دو کنارین عالی ذات کے نوجوان اس کے شاگردوں میں سے تھے اور اب بھی ان کے چند ایک شاگرد زندہ ہیں۔ جو صاحب موصوف کی بابت بیان کرتے ہیں کہ "خدا کی روح ان میں کام کرتی تھی"۔ شکر ہے کہ خدا کے اچھے خادم بھی اُس کا کام کرنے کے لئے ہر زمانہ پائے جاتے ہیں۔ جن کی زندگیں نہایت عمدہ نمونہ ہیں۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء میں دو نوٹ درج کرتا ہے۔ ایک کا عنوان "عیسائیوں کی پرانی تہذیب" ہے اور دوسرے کا نام "شرمناک کہانی" ہے۔ نوٹ اول میں "لنڈن کے میخانہ کا قصہ" لکھا ہے جو کسی چینی سیاح نے اپنے سفرنامے کے متعلق لکھا تھا۔ اس پر خوب حاشیہ چڑھایا ہے۔ ہم ہمعصر کو اس کے جواب میں صرف اتنا کہتے ہیں کہ ہم بام* مارگیوں کے گندے اور فحش کاموں کو آریہ تہذیب کہہ کر الزام لگا دیں تو کیا کوئی مانیگا اور اس کو آریوں کی بدنامی سمجھیگا ہرگز نہیں۔ اگر کوئی پوپوں کے زمانے کے پادریوں کو حال کے عیسائیوں کی تہذیب کہے تو وہ بالکل ناحق پر ہے اور یہ الزام آجکل کے مسیحیوں پر نہیں لگ سکتا۔ اور دوسرے نوٹ میں جو واقعہ لکھا ہے وہ بھی اس زمانے کی بُری کارروائی کی بابت ہے۔ ہمعصر کو معلوم ہو کہ ایسی ہی باتوں کی مخالفت اچھی طرح کی گئی ہے اور اب پروٹسٹنٹ کلیسیا اس قدیم رومن کیتھلک کلیسیا سے بالکل فرق ہے اور اب وہ تمام بُری باتوں کی بیخ کنی کی گئی ہے۔ کسی گرے ہوئے زمانہ کی حالت کا ذکر کر کے کسی قوم کو اس حالت سے بدنام کرنے کی کوشش کرنا سراسر فضول ہے آریہ خود اپنی حالت کے گرنے کے قائل ہیں اور اب اُس کے سدھار کی کوشش میں ہیں۔ ایسے ہی وقت کی یہ خرابیاں ہیں جن پر حاشیہ چڑھا کر ہمعصر مسیحیوں کو شرمندہ کرنے کی فضول کوشش میں ہے۔ تواریخوں میں ایسے تمام واقعات لکھے ہوئے ہیں اور تمام خرابیاں دکھلائی گئی ہیں۔ ہم ان کو چھپا نہیں سکتے۔ مگر تواریخ اس بات کو بھی ثابت کرتی ہے کہ اس کے بعد مسیحیوں کی حالت سدھار کی طرف رجوع ہوئی۔ اور اب کلام مقدس کے مطابق کلیسیا اپنے تمام فرائض پر کاربند ہو رہی ہے۔ تو وہ گزشتہ زمانے کی بُری حالت آجکل کی کلیسیا کے لئے بدنامی کا باعث نہیں بلکہ بُرائی سے نکلنے اور بچنے کی بہادری کی مستحق ہے۔ بہر حال ہمعصر کا ایسے نوٹ لکھنا سراسر واقعات سے لاعلمی کا سبب ہے یا ضد یا تعصب کا صریح نتیجہ ہے۔

* یا اگر سناتن دہرمیوں کی غلطیوں کا ذکر کر کے آریوں کو بدنام کرنے لگیں تو کیا ایسا کرنا درست ہوگا۔ ہرگز نہیں ایسا ہی معاملہ یہ ہے۔ پوپوں کی حالت جو نہایت خراب ہوگئی تھی۔ اس کا الزام مسیحیوں پر لگانا بالکل مناسب نہیں ہے۔

جو صاحبان اخباروں کا مطالعہ کرتے ہیں اُن کو بخوبی معلوم ہوگا کہ آجکل "شدھی" کا بڑا چرچہ چل رہا ہے کہیں کوئی مسلمان شدہ ہوتا ہے کہیں کوئی عیسائی شدہ ہوتا ہے۔ کہیں کوئی انگریز شدہ ہوتا ہے۔ اور کہیں کوئی لیڈی (آسٹریلین) شدہ ہوتی ہے اور کہیں نیچ ذات کے لوگ جن سے ہندوؤں کو از حد نفرت ذاتی ہے گروہ کے گروہ شدہ ہوتے ہیں۔ شدھی کی نسبت ہمعصر جیون تت مطبوعہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء میں یوں رقمطراز ہے کہ ہمارے آریہ بھائی ہمیں کشما کریں۔ ہم کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ہم نے اس تحریک کو بہت گرا دیا ہے ہمارا شدھی کا محکمہ بھی اشتہاری حکیموں کے آتشک اور سوزاک کے نسخوں کی طرح بن رہا ہے جہاں ان اشتہاروں کے حوصلے پر لوگ بیچارے زیادہ گرتے ہیں وہاں ہمارے "شدھی" کے محکمہ کے سہارے پر لوگ ناجائز تعلقات پیدا کرنے میں کوئی سنکوچ نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آریہ سماج میں درخواست دیکر "ودّ شدہ" ہو سکتے ہیں اگر فی الحقیقت یہی حال ہے تو ایسی شدھی سے تو اشدھی ہی بہتر ہے افسوس کہ بعض لوگوں نے مذہب کو ٹٹی کی آڑ بنا رکھا ہے۔ اگر کوئی محقق ہو کر سچائی کی تلاش اور جستجو کر کے ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے کو اختیار کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ایسا کرنا ہر ایک کا فرض ہے پر کسی مطلب کو مد نظر رکھ کر ناحق مذہب تبدیل کر لیا جاوے تو محض فضول کارروائی ہے۔

آریہ سماج کی شہرت

دوئم۔ غیر مذہب کے لوگوں کو سماج میں داخل کر لینا۔ اگرچہ زمانوں سے ہندو مذہب ذات پات اور چھوت چھات کا مذہب رہا ہے مگر آریہ سماج نے ایسے بُت دستوروں کو ایک دم ترک کر دیا ہے اور دوسرے مذہب کے لوگوں کے لئے سماج میں داخل ہونے کا رستہ نکال دیا ہے۔ چنانچہ اب اسلام مذہب عیسائی مذہب اور ہندو اور نیز شودر لوگوں کو بھی سماج اپنے میں ملا رہی ہے۔ اگرچہ ہندوؤں کے فرقے ان باتوں کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ سخت مخالف ہیں۔ مگر آریہ سماج اب تک ان باتوں پر قائم نظر آتی ہے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ معلوم ہوتی ہے چاہے وہ ان کو بائی کاٹ کیوں نہ کر دیں۔ اس نئے طریقے سے آریہ سماج نے اپنے شمار کو کسی قدر بڑھا لیا ہے۔ وہ راجپوت مسلمان جو مسلمان بادشاہوں کے وقت سے ہندو مذہب کو چھوڑ کر ظلم و جبر سے تبدیل مذہب کر چکے تھے۔ اب وہ پھر واپس بلائے جاتے ہیں اور ان کا بڑا شمار اب تک شامل کیا گیا ہے اور امید ہے کہ ایسے بہت لوگ اور بھی تیار ہیں۔ عیسائیوں میں سے آوارہ عیسائیوں کو سماج اپنے میں شامل کر کے بڑا فخر حاصل کرتی ہے اور ادنے ذاتوں کو بھی ملانا چاہتی ہے۔ پر مشکل دیکھ کر کچھ رکنا پڑتا ہے پر اگر ذرہ سی مضبوطی دکھلائی جاوے تو شاید اس میں بھی کامیابی ہو جاوے۔

سوئم۔ تعلیم کی ترقی۔ اس کام یعنے تعلیم کے کام کو بھی آریہ سماج نے اپنی مشن کا بڑا فرض سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ ہر شہر و قصبے میں مدرس جاری کرتی چلی جاتی ہے اور کالج کو بھی کھول دیا ہے اور کئی جگہ گورو کل کھول دیئے ہیں۔ جن میں بہت آریہ لڑکے اچھی طرح سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان تمام کے خرچ اخراجات آریہ سماج بذریعہ چندوں کے جو اچھی تعداد میں جمع ہو جاتا ہے نکالتی ہیں۔ ان چندوں کی مقدار ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں تک پہونچتی ہے غرضیکہ آریہ سماج نے ترقی کے اصل طریقے کو اور روپیے کو سمجھ لیا ہے اس لئے ایسی سرگرمی سے ایسے کاموں پر از حد توجہ کیجاتی ہے۔

ان تمام اچھی باتوں کے ساتھ کئی ایک بڑے بھاری نقص بھی سماج کی کارروائی میں ملتے ہیں جس کو یہاں نظرانداز کرنا حقیقت کو چھپانا ہے (۱) یہ ہے کہ آریہ سماج کی نیک نامی پر انگشت نمائی کی گئی ہے کہ اس میں نفاق بڑھا ہے اور یہ نفاق بڑھتا جاتا ہے۔ پارٹی فیلنگ بہت ہے اور نہ صرف یہ بلکہ شخصی عناد اور دشمنیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ جو سند رجہ بالا خوبیوں کو بالکل خاک میں ملا کر نابود کر دینے والی ہیں اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے ان باتوں کا پتہ لگتا ہے۔ اگر آریہ سماج کا عمدہ کاموں میں مشغول ہونے کا ارادہ ہے اور ان میں ترقی کرنے کا مصمم ارادہ ہے تو ایسے امور سے بالکل نفرت چاہئے اور بڑے زور سے ان کو سماج سے نکالنا چاہئے۔

(۲) ایک اور نقص ہے جو اس سے بھی بھاری ہو کہ سماج کے کئی ایک صاحبان سے ایسے قصور ہوئے ہیں کہ جن کے سبب سے گورنمنٹ انگلشیہ کو ان پر مقدمات چلانے پڑے اور سزا بھی دینی پڑی چنانچہ جھانسی کا مقدمہ۔ علی گڈھ کا مقدمہ۔ پنجاب کا مقدمہ مشہور ہیں جن سے آریہ سماج کی نسبت اچھے پہار نہیں دیئے گئے۔ یہ باتیں سماج کو بدنام کرنے والی ہیں ایسی باتوں سے آریہ سماجیوں کو متنفر رہنا چاہئے کیونکہ یہ سماج پر بدنما داغ لگانے والی باتیں ہیں۔

(۳) دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کو برا کہنا اور مباحثہ میں سخت کلامی کا استعمال کرنا آریہ سماج نے اس روش کو جو اختیار کیا ہے یہ بالکل اچھا نہیں ہے۔ اس کے سبب سے بدنامی ہو رہی ہے۔ اور سماج زیادہ بدنام ہو جائے گی۔ لوگوں کو اس سے نفرت پیدا ہو گی اور سوا جدائی اور نفاق کے فائدہ کچھ نہ ہو گا۔ اس کے بدلے چاہئے کہ اپنے اور عمدہ اصول پبلک کے سامنے پیش کئے جاویں۔

(۴) آخری بڑا بھاری نقص یہ ہے کہ آریہ سماج نجات کا دارومدار صرف کرم پر بتاتی ہے جس میں کہ وہ اس بات کا ثبوت خود آپ ہی نہیں دکھلاتی کیونکہ کوئی پورا اعمال آریہ جو ہر صورت سے کامل ہو نظر نہیں آتا اور بعض ایسے عقیدے بھی سماج اب تک مانتی ہے کہ جو بالکل لغو ہیں۔ مثلاً نیوگ کی تعلیم۔ تناسخ کا بے جا دور و تسلسل۔ اور اس قسم کے اور دوسرے عقیدے جو خود محتاج ثبوت ہیں۔ یہ باتیں آریہ سماج کو ترقی سے روکنے والی ہیں۔ اسلئے آریہ سماج کو انجیل مقدس کی روشنی کی ضرورت ہے جو اس کو ہر صورت سے سرفراز کر سکتی ہے اور ترقی کے پورے پیچ تک لیجا سکتی ہے۔

ولایت کا اخبار انٹی پر

German work in India

یعنے ملک ہندوستان میں جرمنی کی طرف سے کام" کے عنوان سے خبر دیتا ہے کہ ۲۰۰ جرمنی مشنری اس ملک ہندوستان میں مختلف سوسائیٹیوں کی طرف سے کام کر رہے ہیں اور ان کے علاوہ صدہا مس صاحبان ہیں جو ہسپتالوں اسکولوں اور زنانوں میں کام کرتی ہیں اور اس کام کے لئے لاکھہا روپے ملک جرمن سے لاکر خرچ کئے جاتے ہیں۔ ملک امریکہ اور انگلستان کی سوسائٹیوں کے کام کی خبر تو عام تھی۔ مگر بہت تھوڑے لوگوں کو معلوم ہو گا کہ ملک جرمن بھی اس کام میں اچھا حصہ لے رہا ہے۔

مراسلات

بیّنات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

پھر محصول کا دوسرا انتظام تھا۔ عدالت کا دوسرا بندوبست تھا اور فوجی حکمرانی بھی کسی قدر اسی قسم کی تھی۔ اور یہودی اور رومی دستور اور یہودی اور رومی الفاظ اور محاورات ساتھوں ساتھ مستعمل تھے۔ یاد رہے کہ یہ عبری خداوند کے مصلوب ہونے کے بعد چالیس برس کے اندر ہی خاتمہ کو پہونچ گئی تھی۔ مثلاً انجیلی تحریروں میں ایسے لاطینی محاورات کا استعمال کیا جانا جیسے۔

δηναριον

λεγεων (دینار متی ۱۸: ۲۸)

κηνσος (محصول ۲۲: ۱۷!

πραιτωριον (جیلخی متی ۲۷: ۲۷

κεντυριων (حاکم متی ۲۷: ۲۷

φραγελλωσας (صوبہ دار مرقس ۱۵: ۳۹

κουστωδια (کوڑا متی ۲۷: ۲۶

κοδραντης (پہرا متی ۲۷: ۶۵

ασσαριον (دمڑی متی ۵: ۲۶

σπεκουλατωρ (پیسہ متی ۱۰: ۲۹

(سپاہی مرقس ۶: ۲۷) اور اسی قسم کے اور الفاظ ہیں) اور ساتھ ہی ان میں ایسے عبرانی الفاظ کا مستعمل ہونا جیسے۔

κορβαν

(قربان مرقس ۷: ۱۱)

ραββουνι (ربونی مرقس ۱۰: ۵۱)

δυο δυο (دو دو

πρασιαι πρασιαι (پچاس پچاس) مرقس ۶: ۷ و ۴۰

τοβδε

λυγμα της ερημω

σεως (وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز مرقس ۱۳: ۱۴)

اور اس قسم کے اور الفاظ) فقط فلسطین ہی میں ایک قدرتی طرز ہو گئی تھی۔ اس زمانہ میں جو ہیرودواعظم اور یروسلم کی بربادی کے درمیان تھا۔ اور ثابت کرتا ہے کہ اُن کتابوں کے مصنّف اُسی زمانہ اور اُسی ملک کے تھے۔

اب ہم چند ایک اور باتیں اس زمانہ کے تواریخی حالات سے پیش کرتے ہیں جو رسولوں نے انجیل میں لکھی ہیں اور یوسیفس کی تواریخ میں ان کی تصدیق پائی جاتی ہے۔

(۱) جب یسوع پیدا ہوا تھا۔ اسوقت ہیرودواعظم یہودیہ کا بادشاہ تھا۔ اور انہیں دنوں میں ہیرود کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا ارخلاؤس یہودیہ کا بادشاہ مقرر کیا گیا تھا۔ (متی ۲: ۱ و ۲۲۔ اور لوقا ۱: ۵)

یوسیفس اس کے مطابق بیان کرتا ہے۔ کہ ہیرودواعظم اسرائیل کے کل ملک پر بادشاہ تھا۔ (انٹی کوئٹی کتاب ۱۴ باب ۱۴۔ ۱۸۰) اور اگسٹس بادشاہ نے اُس کی خواہش کے موافق اس کے مرنے پر بادشاہت اُس کے بیٹوں میں تقسیم کر دی تھی۔ "انٹی پاس جس کے نام اُس نے پہلے بادشاہت کر دی تھی۔ گلیل اور پیریا۔ کا ٹی ٹراک (چوتھائی کا حاکم) مقرر کیا اور ارخلاؤس کو بادشاہت عطا کی۔ اُس نے گالونی ٹس۔ اور ٹراخونی ٹس اور پنی اس۔ فلپ کو جو اس کا بیٹا۔ ارخلاؤس کا اپنا بھائی تھا۔ ٹی ٹراکی دی"۔ (ایضاً کتاب ۱۷، باب ۸ فصل ۱)

(۲) ارخلاؤس کی ظالمانہ سیرت کی بابت متی لکھتا ہے کہ جب سنا کہ ارخلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یروسلم میں بادشاہی کرتا ہے تو وہاں جانے سے ڈرا۔ . . . اور ناصرت نام ایک شہر میں جا بسا"۔ (متی ۲: ۲۲ و ۲۳) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گلیل ارخلاؤس کے ماتحت نہیں تھا اور جیسا لوقا لکھتا ہے فلپ وہاں کا حاکم تھا۔ (لوقا ۳: ۱) اس کے مطابق یوسیفس (انٹی کوئٹی کتاب ۱۷، باب ۱۳ فصل پہلی میں) لکھتا ہے کہ ارخلاؤس کی حکومت کے دسویں برس میں اس کے دونوں بھائیوں اور یہودیوں اور سامریوں کے رئیسوں نے اس کے وحشیانہ اور ظالمانہ برتاو کی زیادہ تاب نہ رکھنے کے باعث قیصر کے سامنے اس پر نالش کی "یہ دوسری نالش تھی۔ اس سے پہلی نالش کا ذکر مورخ گیارہویں باب میں کرتا ہے اور پہلا دعوے یہودیوں نے ارخلاؤس کے برخلاف یہ کیا تھا کہ"۔ اس ارخلاؤس نے اسلئے کہ مبادا وہ ہیرودیس کا حقیقی بیٹا نہ سمجھا جائے اپنی حکومت یوں شروع کی کہ تین ہزار باشندے قتل کروا دیئے تھے (جنگ یہود کتاب ۲ باب ۶۔ فصل ۲)۔

پھر جب ہیرودیس یہودیہ کا بادشاہ تھا لوقا لکھتا ہے کہ اس وقت قیصر اگسٹس شاہ روم تھا۔ اور ہیرودیس اُس کے ماتحت بادشاہ تھا۔ (لوقا ۲: ۱)۔ یوسیفس کی تواریخ میں اس بات کی تصدیق ہے۔ (انٹی کوئٹی کتاب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) میں ہیرودیس کی بادشاہت اور اُس کی خود غرضی اور ظالمانہ اور خوشامدی زندگی کا مفصل احوال درج ہے اور متی رسول کے بیان کہ اس نے بیت لحم کے لڑکے مروا دیئے تھے (۲: ۱۶) یوسیفس کے بیان سے تقویت پہونچتی ہے۔ اگرچہ یوسیفس نے بیت لحم کے بچوں کے مروائے جانے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ تاہم انٹی کوئٹی کی کتاب ۱۷، باب ۶ میں اُس کی مساوی کارروائی بلکہ بدتر درج کی ہے

جبکہ مرنے سے کچھ عرصہ پہلے وہ ایک سخت مرض میں گرفتار ہو گیا تھا یعنے اپنے مرنے پر ہزاروں یہودیوں کو قتل کرنیکا حکم دیا تھا تاکہ ان کے رشتہ داروں کا رونا اور غم کرنا ہیرودیس کے لئے سمجھا جائے۔ ممکن ہے انہیں ایام کے متصل مجوسی اس کے پاس آئے اور نئے بادشاہ کی خبر دی جس سے اس کو وہ جنون چڑھ گیا جو متی نے بیان کیا ہے۔ لوقا اور یوسیفس نے مختلف وقوع بیان کئے جو ہیرودیس کی خصلت کو بیان کرتے ہیں۔

(۳) لوقا ۳: ۱۔ ثانی طبریس قیصر کی حکومت کے پندرھویں برس جب پنطوس پلاطوس یہودیہ کا حاکم تھا۔ اور ہیرودیس گلیل کا اور اس کا بھائی فلپ اتوریا اور ٹراخونی تس کا اور لسانیاس ابلینی کا حاکم تھا اور حنا اور کائفہ سردار کاہن تھے اس وقت خدا کا کلام بیابان میں ذکریاہ کے بیٹے یوحنا پر اترا۔ ہم نے ابھی یوسیفس کی کتاب سے معلوم کیا کہ ہیرود اعظم کی خواہش اور اگسٹس بادشاہ کے حکم سے اس کے دو بیٹے جو اس کے جانشین مقرر ہوئے تھے یعنے ایک ہیرود انتی پس گلیل اور پیریا کا ٹی ٹرارک اور دوسرا فلپ ٹراخونی تس اور گردونواح کا ٹی ٹرارک ہوا تھا۔ لوقا ان کو اسی حالت میں بیان کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ وہ طبریس کے عہد کے پندرھویں برس میں بھی وہی اعزاز رکھتے تھے۔ اور یوسیفس سے بھی ظاہر ہے کہ طبریس کے عہد میں ان کو یہ اعزاز حاصل رہا تھا۔ چنانچہ فلپ کی بابت لکھتا ہے کہ فلپ ہیرود کا بھائی طبریس کی سلطنت کے بیسویں سال میں مر گیا۔ جب کہ وہ ٹراخونی تس اور گولونی تس اور بٹنیا کا ۳۷ برس ٹی ٹرارک رہ چکا تھا" (انٹی قوٹی کتاب ۱۸۔ باب ۴۔ فصل ۶) اور ہیرود انٹی پس کو جو گلیل اور پیریا کا ٹی ٹرارک تھا کیس بادشاہ نے جو طبریس کا جانشین تھا جلاوطن کیا تھا۔ (ایضاً باب ۷ اور جنگ یہود کتاب ۲ باب ۹ فصل ۱ و ۶)

پھر لوقا ۳: ۱۲ و ۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیرود انٹی پس ہنوز اپنے عہدے پر ممتاز تھا جب پنطس پلاطس یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا تھا۔ یہ وہی پنطس پلاطس ہے کہ جس کے یسوع ناصری حوالے کیا گیا تھا۔ اور یوسیفس کی تواریخ جنگ یہود سے بھی ظاہر ہے کہ یہ دونوں حاکم طبریس کے عہد تک ہم عصر تھے۔ (کتاب ۲ باب ۹) اور جیسا اوپر ذکر ہوا ہیرود کو کیس بادشاہ نے طبریس کے مرنے کے بعد ہسپانیہ میں جلاوطن کیا تھا۔ لوقا اور یوسیفس ان حاکموں کے عہد کے مختلف واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر ان کے ہم عصر ہونے پر دونوں کا اتفاق ہے۔

(۴) لوقا ۳: ۱ اور ۲۔ ثانی طبریس قیصر کی حکومت کے پندرھویں برس جب پنطی وس پلاطس یہودیہ کا حاکم تھا۔ اور ہیرودیس گلیل کا اور اس کا بھائی فلپ اتوریا اور ٹراخونی تس کا اور لسانیاس۔ ابلینی کا حاکم تھا اور حنا اور کائفہ سردار کاہن تھے اس وقت خدا کا کلام بیابان میں ذکریاہ کے بیٹے یوحنا پر اترا"۔ لوقا نے اس زمانہ کی تواریخ میں سے یہ بیان پیش کئے ہیں جو بالکل صحیح ہیں۔ مگر سٹراس نے غلط فہمی سے یہ اعتراض کیا تھا کہ لسانیاس۔ جس کا یوسیفس ذکر کرتا ہے مسیح کی پیدائش سے ۳۴ برس پہلے قتل ہو چکا تھا اور اسلئے لوقا نے غلطی کی ہے۔ مگر در اصل سٹراس صاحب نے اعتراض گھڑنے میں خود غلطی کی ہے کہ یوسیفس کے بیان کو غلط طور سے بیان کیا ہے۔ کئی عالموں نے یہ غلطی سمجھائی تھی۔ میں پروفیسر ابارڈ کی توضیح پیش کرتا ہوں۔

باقی آئندہ

ویدک شائستگی

"Gohna parwa virada" کے جزو خیر اس سچ کی بابت ابو آر سی ڈول کی شہادت پیش کرتے ہیں۔

"Parváni avayava sandhin * * virada vilikha chhiddhi ityartha * * Yatha mansasya vikartárah laukikáh purushah pashoravayaván itastato vibhajanti tadvat"

Sáyanácharya

"Sever his joints as (butchers cut up) a cow."

Wilson.

"ورترا سور کے عضووں کے جوڑوں کو ترچھے طور پر بجر سے کاٹ ڈالئے جس طرح سے گوشت کے کاٹنے والے لوگ گو یا پشو کے عضووں کو کاٹ کر جدا کرتے ہیں"۔ رمانا تھ سرسوتی

ان دنوں میں گئو مانس کے کھانے کی ممانعت نہ تھی۔ آشولائن گرہیہ سوتر کے پہلے ادھیائے میں کرشن یجروید کے تیتریہ براہمن کے اشوامیدہ پرکرن میں اور شکلہ یجروید کے واج سینی سنگھتا میں پرش میدھ پرکرن میں آیا

کے مختلف اُس کے استعمال کا ذکر ہے۔ گومیدھ اشوامیدھ اجمیدھ وغیرہ یگ پہلے مروج تھے سمرتی شاستر میں لکھا ہے کہ پہلے زمانے میں آریہ سماج میں مہمان کی آمد پر Mahokshat ua Mahayam ua، یعنے بیل یا بکرا حلال کر کے مہمان نوازی کی جاتی تھی اتر چرت کے چوتھے انک میں ہم دیکھتے ہیں کہ جنک نے ایک بچھڑی کو پیشکش کیا تھا۔ اسی سبب سے مہمان کا نام گوگھنہ ہوا ہے"۔ ماتا متھ سرونی۔

پیارے ناظرین۔ جب ایک ہندو پنڈت اس طرح کی شہادت دیتے تو ہم اُس قدیم زمانے کے کھانے پینے کی بابت اور کیا کہیں۔ باقی آئندہ

لوط کا انتخاب

۲۔ یردن کی ترائی کی سرسبزی دوسرا سبب تھی ہم اوپر بیان کر آئے کہ مدتوں سے لوط کے اندر یہ شوق چرا رہا تھا۔ اور وہ بذات خاص بڑی بے تابی سے ایسی ساعت کا منتظر تھا۔ آج کہ چچا نے انتخاب کی اجازت دی۔ فوراً ایک بلند ٹیلے یا پہاڑی پر جو بیت ایل کے قریب تھی چڑھ گیا۔ تیز اور ممیز نگاہ ہر طرف برق کی طرح چمکتی اور بجلی کی طرح کوندتی۔ ہر میدان۔ ہر وادی۔ دریا۔ پہاڑ کی مساحت کرتی تخمینہ لگاتی پھرتی تھی کہ دفعتہً یردن کی ترائی باغ جناں کا نمونہ رشک عدن۔ جیسے مصر کی لہلہاتی زمین بھی دیکھ کر شرما جائے۔ سامنے پڑی اور ٹھہر گئی۔ میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔ کہیں نظر خیرہ تو نہیں ہو گیا اُف۔ یہ زمین۔ شاداب اور پرآب زمین۔ کیسی ہری بھری ہے۔ اے کاش! اچھا مجھے وہاں جانے کی اجازت دیدے۔ ٹھہرو! ٹھہرو مجھے ہمیشہ کے لئے فیصلہ کرنا ہے۔ اس انتخاب پر میری آئندہ کا انحصار اور دنیوی فلاح و بہبودی کا مدار ہے۔ ایسا نہ ہو جلد بازی میں کہیں غلطی کر بیٹھوں۔ وہاں سے اُتر آگے بڑھا ایک سب سے اونچی پہاڑی پر کھڑا ہوا اور فیصلہ کن عقابی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ وادی پہلے سے زیادہ پر رونق اور دلفریب دکھائی دی جو اپنے دامن کو پھیلائے اپنی زبان حال سے گویا لوط کی منت کرتی اور کہہ رہی تھی۔ یہاں آ جاؤ۔ حسن و تجمل کا یہ کل تہیہ تمہاری ہی خاطر کیا گیا ہے۔ مزے اُڑاؤ اور خرم و شادمان رہو۔ لوط فوراً پہاڑی سے اتر ابراہام کے پاس پہنچا۔ خوشی سے دل باغ باغ اور چہرہ اشعۂ چراغ ہو رہا تھا۔ مودبانہ بیٹھا دل بے قراری اور اضطراری سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اندرونی حرکتوں کے آثار کے چہرہ پر نمودار ہونے کو لوط نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے چھپایا تھا مبادا ابراہام اس کے بشرہ اور طرز کلام سے اُس کے پوشیدہ جذبہ کو تاڑ جائے اور اپنے دل کو روک جائے۔ بہ تمکنت اور ادا اس لہجہ میں بولا چچا صاحب میں زمین پسند کر آیا ہوں۔ اگر آپ کی مرضی اور اجازت ہو وہاں چلا جاؤں کون سی زمین لوط بیٹا۔ یردن کی ترائی ہے۔ اچھا۔ اگر وہ زمین تم کو پسند ہے اور تم وہاں جانا چاہتے ہو تو مجھے تمہاری خوشی میں خوشی اور تمہاری مسرت میں عین مسرت ہے۔ تم جاؤ۔ عہد مقدس کا خدا تمہارے ساتھ تا زیست رہے اور تمہارا محافظ رہے تمہارے کاموں پر برکت بخشے اور تمہیں روز افزوں ترقی عطا کرے اچھا بیٹا۔ خدا کو سونپا تم جا رہے ہو جاؤ۔ لیکن میری ایک آخری نصیحت یاد رکھنا۔ اور وہ یہ کہ خدا کی عبادت اور بندگی جو تم یہاں میرے ساتھ رہتے ہوئے بجا لاتے رہے۔ نہ بھولنا۔ ہم کو خدا نے اپنے لئے پیدا کیا ہے نہ نفس امارہ کی خواہشوں کے لئے جسم اور خون خدا کی بادشاہت کے وارث نہیں ہو سکتے چچا سے رخصت ہو لوط سیدھا بیوی کے پاس آیا اور یہ مژدۂ جانبخش اُسے سنایا۔ بیوی یہ تم سن کر خوش ہو گی میں زمین پسند کر آیا۔ یردن کی ترائی۔ بڑی ہی سرسبز اور زرخیز ہے۔ لوط! تم نے اچھی طرح دیکھ بھی لیا۔ دیکھنا کہیں نظر نے خطا نہ کی ہو۔ عورتیں عموماً آدمیوں کی نسبت زیادہ معاملہ فہم اور حقیقت شناس ہوتی ہیں)۔ لوط۔ ہاں پیاری (ڈارلنگ) میں نے بخوبی دیکھا تمام کنعان تو کیا روئے زمین پر بھی اُس کا ثانی نہ ہوا نہ ہوگا۔ زمین ہے یا فردوس بریں۔ بہت اچھا۔ بہت عمدہ بھلا ایک بات میں اور دریافت کیا چاہتی ہوں۔ کچھ تم کو وہاں کے لوگوں کی سیاسی۔ مدنی۔ اخلاقی وغیرہ حالت سے بھی آگاہی ہے۔ بہت تو نہیں میں نے سنا ہے کہ وہاں کے لوگ کسی قدر بدچلن سے ہیں۔ ایک نوکر بتاتا تھا۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کیا ہم ان کے بیچ امن سے رہ سکیں گے۔ ہاں۔ کسی قدر اندیشہ کے ساتھ۔ ناظر مستقبل اور صورتوں میں تو لنخواہ میں لیکن یہی بات مخدوش ہے تو بھی میرا خیال ہے کہ ہم ان کے ساتھ بخوبی گذران کر سکیں گے۔ اچھا۔ اچھا۔ اب آپ جائیے اور نوکروں میں منادی کرا دیجئے کہ کل سب کے سب مال مویشی سمیت تیار رہیں کیونکہ ہم ڈیرہ ڈنڈا اور بھیڑ بکریوں کے ساتھ کوچ ہوگا۔ علی الصباح سورج کی روشنی میں سب نے کوچ کیا اور روانہ ہوئے یردن میں آ کر سدوم کی طرف خیمے اور ڈیرا لگا دیئے لیکن سدوم کے لوگ خدا کی نظر میں نہایت بدکار اور گنہگار تھے۔ باقی آئندہ

مقام سنگ زنگ مے لے میں وقت عجیب طور سے معلوم کیا جاتا ہے۔ دو بوتلیں لی جاتی ہیں جن میں سے ایک کو ریت سے بھر دیتے ہیں اور وہ ریت دوسری بوتل میں پڑتا رہتا ہے اور جب دوسری بوتل میں سب پڑ چکتا ہے تو آدھ گھنٹہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ایک آدمی گھڑیال بجا دیتا ہے



ایک افسوس ناک خبر

موضع چرنجی پور ضلع ڈیرہ دون کا رہنے والا ایک جوان بنام سموئل فلپ جس کی عمر قریباً ۲۸ سال ہوگی کل صبح کو اپنے کھیت میں کام کرنے گیا پانی برس رہا تھا کالا کمبل اوڑھے تھا۔ اور ہلو تھا بیٹھا تھا۔ اُس پر بجلی گری سر پر سے بائیں طرف کو نکل گئی کمبل اور ٹوپی کو اوپر سے بالکل جلا دیا۔ اور جوان کو اسی وقت ختم کردیا چھوٹا برادر جو اس کے ساتھ تھا قریب ۱۰ قدم کے فاصلہ پر تھا۔ اگرچہ بے ہوش ہوکر وہ بھی گرا۔ مگر وہ بچ گیا۔ یہ جوان پیچھے اپنی جوان بیوی اور ایک چھوٹی لڑکی چھوڑ گیا۔ اس ہولناک موت سے اس کے والدین اور بیوی تمام رشتے داروں کو بڑا صدمہ گذرا۔ ناظرین نور افشاں سے عرض ہے کہ اس مصیبت زدہ خاندان کے لئے دعا کریں۔ تاکہ خداوند اُن کو تسلی بخشے۔

راقم ڈبلیو۔ جے۔ الیاس واعظ انجیل انفیلڈ ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء

مباحثہ رامپور

جناب من تسلیم۔ چونکہ آپ کے پرچے میں مباحثہ رامپور کی کیفیت طبع ہو گئی تھی۔ اسلئے آپ کے ناظرین آخری فیصلے کے منتظر ہونگے۔ مفصل سرکاری فیصلہ تو روئیداد میں غالباً طبع ہوگا۔ سردست ایک سرٹیفکیٹ کی نقل ارسال خدمت ہے جو مجمل سرکاری فیصلہ کا حکم رکھتی ہے۔

نقل سرٹیفکیٹ۔ رامپور میں قادیانی صاحب سے مناظرہ کے وقت ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ کہ برجستہ کلام کرتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تنبیہ کی اُسے بدلایل ثابت کیا ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے۔

دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر
محمد حامد علیخاں

پس آپ اس عریضہ کو شائع کرکے اپنے ناظرین کو اور نیز خاکسار کو مشکوری کا موقعہ دینگے۔

خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسر

متحدہ سمر اسکول سہارنپور

گذرے سال سے یہاں بھی ایک متحدہ سمر اسکول شروع ہوا ہے اب کی برس اس کا افتتاح مورخہ ۹ جون کو ہوا۔ اس میں انبالہ۔ بھٹانیسر۔ سہارنپور اور این۔ ایم ایس کے خادمان دین اور کارکن سے تشریف لائے اور جو برکات اور فوائد سمر اسکولوں سے ہمیشہ مستفیض ہوا کرتے ہیں ان کے بیان کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ اُن سے وہی لوگ فیضیاب ہوتے ہیں جو ایسے مقتنم موقعوں میں شریک ہوتے ہیں ہر لیاقت کے شخص کی تعلیم کا معقول انتظام جماعت بندی کیساتھ کیا گیا تھا۔ بائبل کی تعلیم میں پرانے عہدنامہ سے خاص بزرگوں کی زندگیاں اور نئے عہدنامہ سے پولس رسول کی زندگی اور رسولوں کے اعمال تھے۔ ماسوائے اس کے درس حکم اور حفظ کے لئے چند مقامات بھی مقرر تھے۔ بشن کی تلاوت میں "انل یا انیل دوشن" تھی ہندو مذہب میں برہمو سماج۔ اور محمدی میں پادری غلام مسیح ڈیرہ دون کے خاص لیکچر تھے۔ جو آپ نے بڑی عنایت سے خود اگر دیئے۔ جن کے لئے ہم آپ کے بدل شکر گذار ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ ان لیکچروں کو چھپوا کر دوسرے احباب کو بھی اپنا سنت کش بنائیں

تقسیم اوقات میں صبح کے وقت آدھ گھنٹہ ڈیووشنل تھا۔ اس کے بعد تعلیم جماعت وار دی جاتی تھی۔ تیسرے پہر کو بھی خواندگی ہوا کرتی تھی۔ شام کا وقت بازاری منادی یا بھجن منڈلی میں صرف ہوتا تھا۔ نئے نئے بھجن اور غزلیں ڈھولک اور ہارمونیم فلوٹ کے ساتھ گائے جاتے تھے۔

کانفرنس اور درس کے لئے متفرق مضامین تجویز کئے گئے۔ مثلاً خاص درس۔

۱۔ اپنی نعمتوں کو اپنی ملکیت کو کسطرح کام میں لائیں
۲۔ اپنے وقت کو کس طرح کام میں لائیں؟
۳۔ موقعوں کو کس طرح کام میں لائیں؟
۴۔ ناموافق حالتوں میں کس طرح کام کریں

عملی کانفرنس

۱۔ مناد کس طرح نو مریدوں کی نگہبانی کرے؟
۲۔ گاؤں میں سبت کی عبادت کس طرح کی جائے؟
۳۔ مناد نو مریدوں کو کس طرح کام میں لائے؟
۴۔ مناد کی بیویاں کہاں تک اور کیونکر کام کرسکتی ہیں۔

روحانی کانفرنس

۱۔ تلاوت کلام کا عمدہ طریقہ کیا ہے؟
۲۔ مسیح کی پیروی میں فروتنی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
۳۔ دعا میں کس طرح قوت برپا ہوتی رہے؟
۴۔ اپنی مرضی اور روح القدس کی مرضی میں کسطرح امتیاز ہوسکتا ہے؟

امسال قابل افسوس امر یہ رہا کہ سہارنپور میں بوجہ

کالی کھانسی پھیل جانے کے سارے کا زندے تنہا آئے اور اپنے گھرانوں کو ہمراہ نہ لا سکے۔

سمر اسکول مورخہ ۸ جولائی کو ختم ہوا اور خاتمہ پیادوری ایچ سی۔ ڈیلٹی ایم۔ اے نے موثر اور پر زور تقریر اور نصیحت کی آیت افسی ۶: ۱۰ اتھی۔

"غرض خداوند میں اور اس کی قدرت کے زور میں مضبوط بنو" ذیل کی باتوں پر زور دیا گیا۔

(۱) مضبوط بنو۔ (۲) دشمن کون اور کیسے ہیں۔

(۳) سارے ہتھیار باندھ لو۔

(۱) مضبوط بنو – قوت سے مضبوط بنو۔

- دو طور کی قوت جسمی، عقلی۔ یہ قوت روحانی ہو۔ سب کے لئے ہے کس طرح مل سکتی ہے؟۔ خداوند میں۔ دو دائرے ○ مسیح ○ خودی ۔ خودی سے نکل کر مسیح میں آجاؤ

(۲) گناہ کو چھوڑ دو۔ (۳) سپردگی۔ (۴) خدا کا کلام۔ ہمارا ہتھیار بچاؤ کا اور حملہ آوری کا۔ (۵) دعا۔ ہر وقت۔ بلا ناغہ۔ ہماری زندگی دعائی زندگی ہو۔ مسیح کی سی ہو۔ اعمال ۱: ۸۔

آخر میں دعا کے ذریعہ خدا کیساتھ ملاقات اور گفتگو کی گئی اور جلسہ بند ہوا۔ خدا باپ سارے بھائیوں کیساتھ ہو اور ان کی خدمتوں کو اپنے جلال کے لئے بارور کرے۔ آمین۔

الراقم یوحنا خاں از سہارنپور۔

نامہ نگاروں کو اطلاع

کئی ایک صاحبان کی طرف سے مضامین برائے اندراج اخبار ہمارے پاس آتے ہیں جنکو ہم وقتاً درج اخبار کریں گے۔ نامہ نگار اس کے لئے فکر و تردد نہ کریں اور نیز یہ بھی اطلاع دیتے ہیں کہ جو صاحب گمنام مضامین بھیجتے ہیں وہ ہرگز درج اخبار نہ کریں گے۔

طالب علموں کیواسطے نصیحت

(چھٹیاں کس طرح کاٹنی چاہئیں)

چونکہ اب تقریباً تمام ہندوستان کے محکمہ تعلیم میں تعطیلات گرما کا موقعہ ہے۔ اس واسطے طالب علموں کے واسطے تعطیلات کاٹنے کا طریقہ اور چھٹیاں گزارنے کے اوقات لکھنے مناسب معلوم ہوتے ہیں۔ اپنے مضمون کے شروع کرنے سے پیشتر تعطیل کی تعریف کرنی بہتر ہے یعنی تعطیل کا مطلب کیا ہے۔ تعطیل یا چھٹی سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ محنت و مشقت جو لگاتار سکولوں میں کیجاتی ہے اس کو گھر میں ایسے طریقے سے کام میں لادیں کہ اتنی تکلیف محسوس نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سارا دن گھر میں چارپائی پر سست لیٹے رہیں۔ اور دماغ کو ذرا بھی استعمال نہ کیا جاوے۔

چونکہ طالب علموں کو بورڈنگ ہاؤس اور سکول میں صبح کی سیر کا موقعہ نہیں ملسکتا۔ اس واسطے وہ صبح کی سیر کا وقت اپنے گھر میں جا کر رہے سکتے ہیں مگر علی الصبح بھی نہ جانا چاہئے کیونکہ اگلے ماہ اگست ستمبر۔ اور اکتوبر میں علی الصبح کے وقت درختوں کے پاس کاربانک ہوتی ہے اور اس واسطے جب صبح طلوع ہو اس وقت جانا بہتر ہے۔ صبح کی ہوا دماغوں کی تھکان یا سستی کو جو رات بھر کے ناکام پڑے رہنے یا جو آرام سے ہو جاتی ہے پھر از سر نو تازہ کرتی ہے۔ اور قسم قسم کے تازہ پھولوں کی اور ان کے گوناں گوں رنگوں سے دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور صبح کی دھیمی دھیمی ہوا سے دماغ معطر ہو جاتے ہیں۔ بس سیر کے بعد غسل کرنا لازم و واجب ہے۔ خاص کر ٹھنڈا پانی صحت کو ٹھیک رکھتا ہے نوجوانوں کے واسطے صبح صبح ٹھنڈے اور تازہ پانی سے نہانا تندرستی کا باعث ہے پھر اپنے صبح کے کھانے کے وقت تک کھلی ہوا میں بیٹھکر مطالعہ کرنا چاہئے۔ مگر اپنے مطالعہ کے شروع کرنے سے پیشتر کلام الہیٰ کا پڑھنا عیسائی لڑکوں کا فرض ہے پھر پروردگار سے دعا مانگنا۔

خداوند سے دعا مانگو تاکہ وہ تمہارے گناہوں اور دن بھر کی بُری خواہشوں سے تم کو بچاوے تاکہ آنے والے دن کو تم زندگی کی وراثت کے حقدار بن سکو پھر کھانا کھاؤ۔ اور خوش ہو کر کھاؤ۔ اور اس کا شکر بجالاؤ۔ کھانا کھانیکے بعد اپنے چھوٹے بہن بھائیوں سے کھیلو۔ اس کھیل سے ورزش کرنا مراد نہیں بلکہ اپنے چھوٹے بھائیوں بہنوں کے دلوں کو بہلاؤ اور ایک آدھے گھنٹے کے بعد سونے کے واسطے جاؤ۔ طالب علموں کے واسطے دوپہر کو سونا ضروری امر ہے۔ لیکن ایک گھنٹہ سونا بہتر ہے اگر زیادہ سونا پسند کریں تو اُن کی بیوقوفی ہے۔ اگر سونے میں زیادہ وقت صرف ہوگا تو دماغ بہت بھدا اور سست اور بیکار پڑنا شروع ہوگا۔

زیادہ سونا تندرستی کے برخلاف اور اپنی صحت کو خراب کرنا ہے۔ اگر تین یا چار گھنٹے سونے میں لگیں۔ تو دماغ بالکل کام نہیں کریگا۔ اور باقیماندہ دن سستی میں کٹیگا یہ میرا اپنا تجربہ ہے۔ بس اس عادت کو چھوڑنا چاہئے زیادہ آرام طلبی سے ہمارا کام نہیں چل سکتا۔ ہمارا دماغ گھڑی کی مانند ہے جب تک کہ وہ چلتی رہتی ہے چلتی رہتی ہے۔ مگر جب بند ہونے لگتی ہے تو چابی دیجاتی ہے۔ تمہارے دماغ جب تک آراستگی اور عمدگی سے استعمال ہو سکیں ان کو کرو۔ مگر جب تھک جائیں تو ان کو آرام دو۔ دماغوں کو چابی دینا وہ ایک گھنٹے کا





آرام ہے اور اگر گھڑی کو زیادہ چابی دیجاوے تو اس کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر زیادہ سونے میں وقت صرف ہوا تو ہم کو سستی کی عادت پڑجاویگی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام دن سونے میں صرف ہوا کریگا۔ بس پھر تو پڑھنے کو طبیعت بالکل پسند نہ کرے گی۔ اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم جماعت کے امتحان میں ناکامیاب رہیں گے پھر سونے کے بعد کچھ آرام کرو اور غسل کرو۔ اور پھر اپنے کپڑے وغیرہ پہن کر کچھ پڑھو اور جب دھوپ اپنی تیزی سے ڈھل جاوے یعنی شام کے وقت تقریباً پانچ یا ساڑھے پانچ بجے کچھ ورزش یا کوئی کھیل مثلاً کرکٹ۔ فٹ بال وغیرہ کھیلو۔ اپنے ماں باپ۔ بھائیوں۔ بہنوں کے واسطے اچھا نمونہ ہو۔ ان کو آپس میں محبت سے کھیلنا اور اپنا وقت خوشی میں گزارنا سکھلاؤ۔ کیونکہ ہر فرد بشر کو واجب و لازم ہے کہ اپنا وقت جہاں تک ہو سکے خوشی میں کاٹے۔ اُن کو صاف رہنا سکھلاؤ۔ ان کو خداوند کے حکم اور چند پیاری حکایات اور بائبل کی آیتیں سناؤ۔ اور ان کے دلوں میں یہ اثر پیدا کرو تاکہ وہ ان احکام کو حفظ کریں۔ تاکہ جوان ہوکر خداوند یسوع کے وفادار اور جاں نثار سپاہی بنیں۔

اپنے والدین کو خوش رکھو۔ اُن کے فرمانبردار بنو۔ کیونکہ نافرمانی اور جادوگری یکساں ہی ہیں۔ اپنے والدین کا غصہ کبھی اپنے اوپر نہ بھڑکنے دو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے ناراض ہوکر تمہاری طرف سے نااُمید ہو جاویں۔ اور اپنی نظروں سے گرا دیویں۔ اور ہمارے بزرگ۔ استادوں کو کہیں کہ لڑکا اچھا نہیں ہے تم نے اس کو کیا سکھایا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے بزرگ اُستادوں کا نام اور سکول کا بدنام ہو۔ پیارے بھائیو یہ موقعہ ہماری فرمانبرداری کا ہے فرماں برداری کے بعد سرداری ملیگی۔ پڑھنے میں خوب محنت کرو اپنی لیاقت کو بڑھاؤ۔ تاکہ تمہارے اسکول اور مذہب کی تعریف ہووے۔

اتوار کے روز آرام کرو۔ بائبل پڑھو۔ خداوند سے برکتیں مانگو۔ اور کوئی کتاب جو کہ تمہارے اخلاق کو خراب کرنے والی ہو یا جس کو تم ایک ہفتہ پڑھتے آئے اُن کو نہ پڑھو کیونکہ خداوند کا چوتھا حکم ہے کہ چھ روز تک کام کرو۔ ساتواں دن خداوند کو دو۔ اپنی خانگی مناجات میں بزرگ استادوں کو یاد کرو تاکہ خداوند ان کو ایسی برکات بخشے۔ اور ان کا پیالہ روحانی اور جسمانی برکات سے ایسا چھلکائے کہ وہ اچھے منتظم اور منصف ہوں۔ اور سکول کا ایسا انتظام کریں کہ خداوند کا کام بھی ترقی پکڑے۔ دینی اور دنیاوی دونوں کام انجام دیں۔

پیارے بھائیو۔ اس نامکمل نصیحت کو بادی النظر نہ دیکھنا۔ بلکہ سوچو اور نصیحت پکڑو کہ کیا کیا نتائج و فوائد اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس میں روحانی اور جسمانی دونوں کا ذکر ہے۔ میرا یہ مضمون بالکل سادا اور سیدھا ہے۔ مدعا جس کا یہ ہے کہ بچہ بھی اس کو سمجھ سکے۔ کاش کہ خداوند تمام عیسائیوں کے دلوں کو کھولے اور وہ اس کی پیروی میں سرگرم رہیں اور آنے والے دن کو زندگی کا تاج ان کے سر پر حشمت و جلال سے چمکتا ہو۔ آمین! الراقم جی۔ ایم گوراں وتا طالب علم فورتھ ہائی کلاس سی۔ پی۔ بی ہائی سکول لودیانہ ۲۶ جون

غزل تائب لودیانوی

ہے چند روز اپنی عمر مستعار کیا
اس زندگی کا کوئی کرے اعتبار کیا

غافل نہ رہ اس فرصت ہستی پہ بے خبر
سمجھے ہے تنگ عرصے کو تو پائیدار کیا

کیا محویت ہے اپنی بھی ہم کو خبر نہیں
آنکھوں میں ہے تصور لوح مزار کیا

اس ظرف دل کو آتش الفت سے بھر دیا
جلنے کے واسطے تھا کافی چنار کیا

کچھ بہ چلا ہے اب تو سفینہ اشک چشم
سر سے گذر چلی ہے میرے غم کی دھار کیا

افسوس دور زندگی میں ہے خزاں کا دور
باغ جہاں کی بھی ہے وہ دن بہار کیا!

بے فیض و لطف عیسیٰ جہان خراب میں
آوے دل شکستہ کو تائب قرار کیا

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب بادعنایتہ

براہ نوازش مضمون ذیل کو اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں درج فرماکر ممنون فرماویں۔

کل لگاتار ۳ گھنٹے موسلا دھار بارش ہوئی۔ صدہا مکانات گر گئے۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ کوئی جان تلف نہیں ہوئی۔ بارش ۸ انچہ ہوئی ہے۔ تالاب والی منڈی میں ایک دوکان اندر سے پھٹ گئی۔ اور ۱۰ بوری کھلی کی غائب ہوگئی ہیں۔ میونسپل کمیٹی لودیانہ میں بہت تحقیق کی گئی ہے۔ مفصل حال آئندہ تحریر کیا جاویگا فقط مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۹ء۔ ساون کشن

عجیب واقعہ

۱۴ اپریل گذشتہ کو بمقام نارتھ وچ انگلستان ایک مکان کے اندر آٹھ آدمی بیٹھے کھانا کھارہے تھے کہ کمرے کا فرش خود بخود پھولنا شروع ہوا اور کسی چیز کے پھٹنے کی سی آواز آئی۔ یہ سب آدمی دوڑکر باہر نکل آئے ان کے نکلتے ہی کمرہ جو ۱۵ فٹ طول اور ۱۰ فٹ عرض تھا اور اس کے سامنے ایک سائبان بھی تھا ان دونوں کی زمین شق ہوکر ۴۰ فٹ ۔ اور ۱۶ فٹ عمیق گڑھا نکل آیا اور اسکے اندر ۱۱ فٹ پانی کھڑا ہو گیا اور کمرے کی کل چیزیں اسکے اندر غرق ہوگئیں۔ اگر پانچ منٹ کی بھی دیر ہو جاتی تو سب آدمی غرق ہو چکے تھے

انتخاب الاخبارات

ہمعصر ہندوستان کی نصیحت لالہ لاجپت رائے کو

لالہ صاحب نے اخبار پنجابی میں ایک چٹھی شایع کی جس پر ہمعصر دہلی ٹیلیگراف نے لالہ صاحب کی نسبت گورنمنٹ کو جلاوطنی کی رائے دی ہے اس پر ہمعصر ہندوستان مطبوعہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء میں رقمطراز ہے کہ "ہم لالہ لاجپت رائے صاحب سے کہیں گے کہ افسوس آپ چپ نہ رہے پر نہ رہے۔ آخر بڑے لالہ صاحب کی تعمیل تو کی ہوتی۔ اب بھی سنبھل جاؤ۔ ورنہ پھر ملک بدر کئے جاؤ گے بچنا ہے تو مہاور مرشد برہمن مسٹر گوکھلے کے چیلے بن جاؤ۔ تلک مہاراج کو تو الو بنا ہی لیا ہے۔"

مشن انسٹیٹیوشنوں کی مخالفت

ہمعصر ہندوستان مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء میں ایک نوٹ درج کرتا ہے کہ "بعض ریمن مشن انسٹیٹیوشنوں کے کارکنوں کی ٹیڑھی چالوں سے تنگ آ کر ہندو مسلمان اب ان پبلک کاموں کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں جن کی آڑ میں عیسائی صاحبان شکار کھیلا کرتے تھے چنانچہ لودیانہ کے ہندوؤں نے ایک ہندو زنانہ ہسپتال کی تجویز کی ہے۔" الخ بعض اخبارات نے اس کے برعکس لکھا تھا کہ آریہ صاحبان کسی کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ وہ میڈیکل لیڈی صاحبان کی مدد ایسے کام میں چاہتے ہیں۔ ہمعصر کی رائے میں اور ان صاحبان کی رائے میں کتنا اختلاف ہے۔ کس کو سچ سمجھنا چاہیے؟ ایسی انسٹیٹیوشنوں سے فائدہ کثیر پا کر اس کے عوض اس کا یہ بدلہ پا کر پھر بھی بھلائی کا خیال نہ چھوڑنا دین مسیحی کی ایک ادنیٰ تاثیر ہے۔

ایک کروڑ روپیہ کا دان

سول اینڈ ملٹری رقمطراز ہے کہ مسٹر نارو جی مانکجی وید یا سی۔ آئی۔ ای پارسی ساکن بمبئی جو مرحوم بائی موتلابائی وید یا بمبئی کے مشہور دولتمند کے بیٹے تھے وہ ۷۰ برس کی عمر میں اس گزشتہ ماہ کے آخر میں فوت ہو گئے۔ اپنی بیوی کو بہت سا روپیہ دینے کے بعد وہ اپنی بہت سی جائیداد چھوڑ گیا ہے۔ اس نے اپنی جائیداد کے لئے پانچ مشہور پارسیوں کو اکسیکیوٹرس بنایا ہے اور ان کو اختیار دیا ہے کہ وہ ایک کروڑ روپیہ کی جائیداد کو حسب وصیت دان کریں اتنا روپیہ آج تک کسی نے خیرات کے کام کے واسطے نہیں دیا۔

ایک مغویانہ کتاب کی اشاعت کی مناہی

ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۹ء رقمطراز ہے کہ ایکٹ ۱۸۷۰ء کی رو سے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ۲۲ ماہ حال کو حکم نافذ فرمایا ہے کہ دامودر ساورکار کی کتاب متعلقہ غدر (جس کو شایع کرنے کے جرم میں [illegible] سے عمر بھر کے لئے کالا پانی کی سزا مل چکی ہے) کا ترجمہ مرہٹی انگریزی۔ گجراتی۔ غرضیکہ کسی زبان میں نہ ہونے پاوے۔

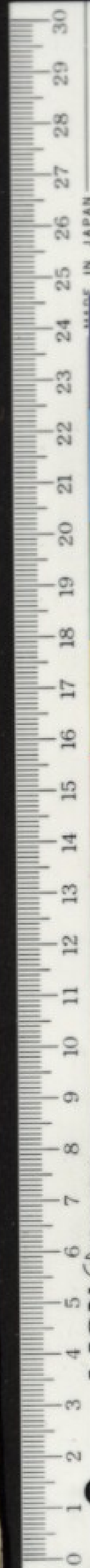
ایک یورپین کا قتل

مضافات رنگون میں سررشتہ تعمیرات کے ایک انسپکٹر مسٹر کردان بیدردی سے قتل کئے گئے۔ ان کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ اور ایک تھیلے میں باندھ کر دریا میں ڈالی گئی چار چینی جوان کے ماتحت کام کرتے تھے پکڑے گئے۔ اور سیشن جج نے ان کو پھانسی کی سزا دی۔ لیکن اپیل میں ناکافی شہادت کے باعث وہ سب چھوٹ گئے لوکل گورنمنٹ نے اس مقدمہ کی مثل طلب کی ہیں۔ مقتول کی میم صاحب کے لئے امدادی چندہ کھولا گیا۔ جو سات ہزار تک پہونچا ہے اور سلسلہ ابھی ہنوز جاری ہے۔

ایک رائے پر رائے

اکثر اخبارات ولایت میں قتل کرزن وائلی کی نسبت مختلف قسم کی رائیں ظاہر کیجاتی ہیں بعض مسٹر شیام جی کرشن ورما کو اس کا محرک گردانتے ہیں۔ پر وہ ٹائمز میں اپنی چٹھی میں ذیل کی عبارت لکھتا ہے۔ کہ سر کرزن وائلی کے قتل کی تحریک کا جو مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے۔ وہ بالکل بے بنیاد ہے مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر میں کھلے طور پر اقبال کرتا ہوں کہ میں اس فعل کو پسند کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ اس سے بہت سے آدمی تھرا جائیں گے۔ مگر خوش نصیبی سے خود انگلستان میں ایسے اخبار نویس موجود ہیں جو اس قتل کو قتل نہیں کہتے الخ..........

ہندوستان کی رعایا کی وفاداری پر بھروسہ کرنا غلطی ہے کیونکہ رعایا اس انقلاب میں شریک ہونے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ اس پر ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۹ء میں رقمطراز ہے کہ "معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر شیام جی کرشن ورما پیرس میں جا کر ہندوستان کی حالت کو قطعی بھول گئے ہیں ورنہ اس طرح شیخ چلیوں کی طرح ہوائی قلعے نہ بناتے کہ "ہندوستان کی رعایا انقلاب کے لئے تیار بیٹھی ہے" ہم ہندوستان میں بیٹھے ہوئے یہاں کی حالت کو اس کے برعکس پاتے ہیں۔ اور روزمرہ کے واقعات سے اس نتیجے پر پہونچتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے لئے دن بدن غلامی





کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ مگر آپکو انقلاب کے خواب آ رہے ہیں"۔

شہادت شناخت کی ایک نئی تجویز۔

انگوٹھے کے نشان کا جب سے رواج ہوا ہے شناخت شخصی میں بڑی سہولیت پیدا ہو گئی ہے۔ مگر بعض سنگدل مجرم انگوٹھے کے نشان کو دبا دبا کر چیزوں سے چھوٹا بڑا کر دیا کرتے تھے۔ گو ان کو کچھ تکلیف ہی کیوں نہو۔ اب اطالیا کے ایک پروفیسر مسٹر ٹریبیا محقق سائنس نے پشت کی لکیروں سے شخصی امتیاز کا تجربہ کیا ہے اگر ان کی تصویریں لے کر رکھی جاویں تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی نہ مجرم ان لکیروں پر وہ عمل کر سکتے ہیں جو انگوٹھے کی لکیروں پر کرتے رہے ہیں۔ اور یہ اور بات ہے کہ پورا پنجہ کلائی سے اُڑا دیا جاتا ہے۔ ان لکیروں کے فوٹو لیتے وقت صرف اتنا کرنا ہوتا ہے کہ ہاتھ لٹکا دیا جاتا ہے تاکہ لکیریں ابھری رہیں اور اگر کلائی پر فیتہ باندھ دیا جائے تو لکیریں زیادہ ابھر سکتی ہیں اور تصویر خوب اُتر سکتی ہے۔

ایک کتے کی ہوشیاری

سول اینڈ ملٹری مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء میں ایک کتے کی عجیب کیفیت درج کرتا ہے کہ چند روز کا عرصہ ہوا کہ کئی لڑکے بطور سیر کے کہیں جا رہے تھے۔ اور ان کا کتا اُن کے ساتھ تھا جب گھر سے کچھ دور نکل گئے تو کتے نے تین چھوٹے خنزیر خندق میں پڑے ہوئے دیکھے۔ اُن کو کتے نے خندق سے نکال کر باہر رکھا اور ایک کے اوپر دوسرے کو رکھ کر اُٹھانے لگا۔ لیکن وہ گر پڑے۔ اس پر کتا چلا گیا اور ایک بورکا لے کر آ گیا اور اسمیں ڈال کر انکو گھر لیگیا۔

دنیا میں سب سے بلند شہر

معصر سول اینڈ گزٹ مطبوعہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء میں ایک شہر کی نسبت لکھتا ہے کہ کیرو دی پاسکو ایک گھاٹی کے اوپر واقعہ ہے اور یہ دنیا میں سب سے بڑی اونچائی پر ہے اس میں باشندوں کی آبادی صرف ۸،۰۰۰ اس کی بلندی ۱۴،۲۰۰ فیٹ ہے اور تجارت کے لحاظ سے ہر امر میں یہ جگہ بڑے شہروں کے ہم پلہ ہے۔ یہاں تانبے کی بڑی کان ہے۔ چند سال گذرے کہ ایک امریکن کمپنی نے ایک زمین کا ٹکڑا خرید لیا تھا جس کے ساتھ کانی حق بھی شامل تھا جس کی قیمت ملین سٹرلنگ تھی تانبے کی یافت جس سے اس کی بڑی سلاخیں بنکر باہر بھیجی جاتی ہیں بہت بڑی ہے چاندی بھی نکلتی ہے ایک کمپنی نے ایک سال میں ۲۰،۵۰۰ ٹن تانبا نکالا۔ اس کے علاوہ اور دیگر کانیں بھی ہیں جو انگریزوں کے اختیار میں ہیں۔ مگر کیرو دی پاسکو ایک امریکن قصبہ ہے۔ یہاں کے لوگ بڑے مہمان نواز ہیں باہر کے لوگوں کے لئے جو یہاں بطور سیر کے آویں ایک مرض دسروچی پہاڑی بیماری کی بڑی تکلیف ہے جو بحری بیماری کی نسبت سخت ہوتی ہے اور تمام دوسرے امور کے لحاظ سے یہ جگہ بہت عمدہ قابل سیر ہے۔ وہاں جا کر یہ ایک پہاڑی جگہ بالکل معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہاں عمدہ ہموار سڑکیں ہیں جن پر گاڑیاں بگھیاں وغیرہ بخوبی چلتی ہیں۔ اور تمام ملک کھلا میدان نظر آتا ہے اور بڑے چکیلے روشن ٹکڑے برف کے دور کی چوٹیوں پر دکھلائی دیتے ہیں اور اور تمام سال بھر آب و ہوا اچھی ٹھنڈی ہوتی ہے اور حرارت رات کے وقت بمشکل ۰ ڈگری تک پہنچتی ہے موسم سرما میں بڑی سردی ہوتی ہے۔ اور گرمی میں ذرا بھی ٹھنڈ ہوتی ہے اگرچہ یہاں پر اکثرین

قبضہ ہے اور اُن کی عقلمندانہ ترکیبوں اور ایجادوں نے ہر کام میں ترقی کی ہے مگر انڈین اور آلہ ساز کی محنت اور کوشش سے زراعت کے کام میں بڑی رونق ہوئی ہے۔ پیرو و نیز بیلون کی حقارت کرتے ہیں۔ مگر انڈین ان کے لئے خوراک پیدا کرنے کے لئے مفید ہے الخ۔ ہر طرح سے پیرو کے اپ لینڈز اس میں بڑا حصہ لے رہے ہیں۔ اور جب وہ اس طرح کثرت سے آباد ہو جاویں گے تو دنیا میں سب سے عمدہ کان والے بنجاویں گے۔

خودکشی

بعض نوجوانوں میں اس قدر جوش پھیلا ہوا ہے کہ ان میں ذرہ بھی برداشت نہیں بڑوں کا ادب و لحاظ وہ غلامی سے بدتر سمجھتے ہیں۔ چند روز کا ذکر ہے کہ بنگال کے ایک ضلع میں ایک نوجوان باہر سیر سے واپس آیا اور دوسری دھوتی مانگی۔ دھوتی ابھی گیلی تھی لیکن دھوپ میں پڑی تھی۔ نوجوان کو دھوتی تیار نہ ملنے میں سخت جوش آیا اور مٹی کا تیل لے کر اس میں دھوتی کو ڈبویا اور آگ لگا دی۔ اس پر باپ نے اُس کو جھڑکا۔ نوجوان صاحب نے بہت رنجیدہ ہو کر بارہ آنے کی افیون لا کر چٹ کر گئے اور اگلے دن ملک عدم کو سدھارے۔

ورلڈز مشنری کانفرنس کے لئے ڈیلیگیٹ

پادری سورا بجی منسوجی کولہاپور پریسبیٹیرین کلیسیا کے پاسٹر ورلڈز مشنری کانفرنس میں حاضر ہونے کے لئے مدعو ہوئے ہیں۔ ان کا خرچ بورڈ دے گا۔ تمام ملکوں سے ڈیلیگیٹ جائیں گے۔

گلدستۂ اخبار

گورنمنٹ ہند نے ایک رزولیوشن تمام محکموں کے نام شایع کیا ہے کہ جو شے ہندوستان کی ساخت کی عمدہ اور مساوی قیمت پر مل سکے تو ولایت سے نہ منگوائی جاوے

لنڈن۔ کے اخبار انڈین سوشیولوجسٹ کے پرنٹر مسٹر وارسلے کو ۴ ماہ قید کی سزا بجرم سیڈیشن

ملک جرمن میں ۱۰۰۰۰ جماعتیں ہیں جنمیں مسیحی کلیسائیں جن میں سے ۱۵۰۰۰ پروٹسٹینٹ ہیں اور ۹۵۰۰ رومن کیتھلک ہیں

یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تمام دنیا میں ۲۷ خاص خاص قومیں ہیں جنکی ۴۰۰۰ مختلف زبانیں اور لغتیں ہیں اور ان کے غالباً ۱۰۰۰ مذاہب ہیں۔

برٹش گورنمنٹ نے مکتی فوج کو کالونی آباد کرنے کے لئے جزیرہ سینٹ ہلینا عنایت کر دیا ہے۔ مبارک۔

بہ سبب بڑے اور بھاری ٹیکسوں کے جو شہر لنڈن میں لگائے جاتے ہیں، بیشمار لوگ شہر کو چھوڑ کر دیہات میں آباد ہوتے جاتے ہیں اور اسلئے ۵۰۰۰۰ خالی گھر معلوم ہوئے ہیں۔

بقول پیسہ اخبار نیوز آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے صاحبزادے پرنس آرتھر کناٹ بھی موسم سرما میں ہندوستان میں آنے والے ہیں۔

قاتل مدن لال کے لئے پھانسی دینے کی تاریخ ۱۷ اگست مقرر ہوئی ہے۔

بعض ولایت کے اخبار رائے دیتے ہیں۔ کہ پھانسی کے بجائے اس کو عمر قید ہو جاوے تاکہ اس کا شہادت کا خیال بھی جاتا رہے اور اس کے برے فعل کی سزا بھی بھگتنی پڑے۔

منگلوار کو ملیلہ میں سپین اور موراکو کی فوجوں میں اور جنگ ہوئی سپین کے جنرل پنٹوا اور کئی افسر قتل کئے گئے

جمعرات کی جنگ میں سپین کا ایک فوجی دستہ کمین گاہ میں پڑکر تباہ کیا گیا۔ ۳۰۰ جوان قتل اور ۲۰۰ زخمی ہو گئے۔

موراکو کے سپاہی آس پاس کی بلندیوں پر چھپے تھے۔ موراکو والوں کا نقصان اس لڑائی میں بے پایاں تھا۔ تمام نالے وگھاٹیاں مردوں سے بھری ہیں، دن کو گدہ اور رات کو گیدڑ وغیرہ لاشوں پر دعوتیں اڑاتے ہیں۔

لیورپول کے کارخانوں کی کپاس کی آتشزدگی مفسدوں کا کام بتاتے ہیں پتہ بتانے والے کو ۷۵۰۰ روپیہ انعام ملیگا۔

تمام مقدمات سیڈیشن کی تعداد جواب تک گورنمنٹ کی طرف سے اخبارات پر دائر کئے گئے ۳۴ تک معلوم ہوئی ہے اور ابھی تک یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ کون جانتا ہے کہ اس قسم کے کتنے مقدمات گورنمنٹ کو اور چلانے پڑیں گے۔

میڈیکل کالج مدراس کے دو نوجوانوں نے بخار سے بچنے کی خاطر ساڑھے سات ماشہ سے زیادہ کونین کھالی تھی۔ وہ دونوں ہر چند کہ علاج کیا گیا پر آخر فوت ہو گئے۔

ہندوستان کے مشن بہ سروان جذامیان کی رپورٹ بابت سال گذشتہ مظہر ہے کہ کام ۸۳ سٹیشنوں میں جاری ہے جنمیں ۷۰۰۰ سے زیادہ جذامی ہیں۔ مشن نے جذامیوں کے بچوں کی پرورش کا انتظام کیا ہے۔ ایسے بچوں کی تعداد چھ سو ہے ان پر ۲۹ ہزار پونڈ صرف ہوا ہے جس کا اکثر حصہ چندوں کے ذریعہ وصول ہوا ہے۔ گورنمنٹ نے بھی امداد دی تھی۔

ضرورت

بٹالہ لڑکیوں کے مشن اسکول کے لئے جس کی پڑہائی جماعت پرائمری تک ہے ایک معلمہ کی ضرورت ہے جو ہندی اور گورمکھی بخوبی پڑہا سکے۔ تجربہ کار استاد کی تنخواہ عہ روپیہ ماہوار ہوگی۔ درخواست کنندوں کو ذیل کے پتے پر اپنی درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔

المشتہر مس شیرڈ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت ہے

اے۔ ایل۔ او۔ ای مشن ہائی سکول بٹالہ کے واسطے ایک بی۔ اے پاس سیکنڈ ماسٹر کی۔ جو ریاضی میں کافی مہارت رکھتا ہو اور سینیر انگلو ورنیکلر سند یافتہ ہو تنخواہ عہ روپئے سے لعہ روپئے تک مسیحی کو ترجیح دیجائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ مسٹر ایل ایم سرکار بی اے ہیڈ ماسٹر اے۔ ایل۔ او۔ ای مشن ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار

ناظرین مندرجہ ذیل اشیا خرید کر فائدہ اٹھاویں

بالوں میں لگانے کا خوشبودار تیل قیمت فی شیشی خرد چھ آنے کلاں ۱۰ر

سفری چا۔ یہ چا تھوڑی مقدار میں گرم پانی میں ڈالنے سے عمدہ ذایقہ دار چا تیار ہو جاتی ہے نہ اس میں دودہ کی ضرورت نہ چار نہ چینی کی سب کچھ اس میں تیار رہتا ہے۔ گیارہ آنے پونڈ

مصالحہ گیسو۔ فی ٹکیہ ۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار آرڈر آنے پر تازہ تیار کر کے روانہ کی جاتی ہیں۔

المشتہر جی۔ ایم تائب مشن احاطہ لودیانہ



لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

سہ ہزار روپیہ خرچنا بات ہی کیا ہے۔ دیکھو گرمی کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہو ایسے وقت ہی کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھئے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا کردہ **اصل عرق کافور** ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے سنہ ۱۹۰۱ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکیٹ اس کے موجود ہیں منگا دل بہر ہیجے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی عہ ڈاک محصول ایک سے تین شیشی تک ۵ر **امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے** ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمایا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ ہمارے لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خانہ پرسوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک دیسی مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) میں مینیجنگ ڈائریکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول البم مصلح مع محصول عہ قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام خط بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو سی۔ اے۔ بیاور راجپوتانہ

سٹینڈرڈ ہندوستان پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ مع محصول ڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل ہند سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان پنجاب ، ، ۱ر
غیر ملک سے ، ، ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ۔

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلباء داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۳ ۔ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر و کونول و کیرج وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری، میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ۱۰۰ تک کوکونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

[illegible]

شہادت ہو سکتی ہے

[illegible]

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑبال غبار پھولا ڈھلکا سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خاص ممیرہ فی ماشہ عنہ مصری تولہ سے خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا اور شائع ہوا